

مالی: مکمل اندیشی سے بڑے لوگ آئے تھے۔ سرکار..... آپ کا بہت احتیار کیا ہم لوگوں نے۔

سکندر: بس بھیا میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔

مالی: مجھے بتا رہا تھا خانہ مالی باپ۔ آپ تو فیر انگریزی دوا کریں گے۔ پر جو میری بات مانیں دعا میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ ایک بار آزمائیں سرکار کوئی ہرج نہیں۔

سکندر: میں سمجھتا ہوں مجھے بھی کسی کی بد دعا ہے سب کچھ ہے دولت شہرت..... سب کچھ اور ہر وقت اندر ایک آندھی سی چلتی رہتی ہے۔ ریت کے تودے اڑتے رہتے ہیں۔ لیکن تم کیا سمجھو گے۔

مالی: دور نہیں یہاں سے مائی باپ۔ جب آپ سٹوڈیو کی طرف نکلیں تو پہلے موڑ پر نہر کی طرف مت جائیں سیدھے جائیں ہاتھ پلے جائیں کچھ راستہ پر۔ آدھ فرلانگ کا راستہ ہے کچھ سڑک پر دور نہیں ہے مزار سرکار کا پارک کر دیں میکنی کے پاس۔

سکندر: کہاں بیچج رہے ہو مجھے۔

مالی: آپ علاج کرتے رہیں ڈاکٹر صاحب کا۔ بس ایک بار کپی سرکار پر حاضری ضرور دیں مائی باپ وہاں ایک متانی رہتی ہے۔ جو اس کے منہ سے نکل جاتا ہے پورا ہو جاتا ہے۔

سکندر: سکون عطا کر دے گی وہ۔ گھر میں۔ باہر؟

مالی: ہاں جی پیچھی ہوئی بزرگ ہے۔ کہتے ہیں بارہ مرلیع جائیداد تھی اس کی ثیوب ویل لگا تھا۔ اللہ کے نام پر چھوڑ دیا سب کچھ.....

سکندر: خوف نکال دے گی سارے؟ لوگوں کی تعریف سے آزاد کر دے گی؟

مالی: سب جی..... سب..... اپنے خانہ مالی کی بیٹی کو طلاق ہونے والی تھی۔ اس کے من سے نکلا جا دروازہ کھول دیا ہے۔ گھر سے مائی باپ خود سر ال والے خانہ مالی کی بیٹی کو لے گئے محبت کے ساتھ۔

سکندر: کوئی اس کی نشانی۔

مالی: وہ تو مائی باپ دور سے پہچانی جاتی ہے۔ سجن نور ہی نور ہے اس کے چہرے پر۔
 کہاں چھپے رہتے ہیں یہ لوگ..... آپ جائیں تو سہی ایک بار..... (ہاتھ جوڑ کر)
 علاج آپ انگریزی کریں پر ایک بار حاضری ضرور دیں وہاں۔ پہلے موڑ پر بائیں
 ہاتھ سامنے پانی کی میٹکی نظر آئے گی۔ کار وہاں پار ک کر دیں ادھ فرلانگ کار استہ
 نہیں مائی باپ۔ (جارہا ہے)

سکندر: بھئی کو تھی کا کیا بنا؟

مالی: کرائے پر چڑھادی ہے ڈائریکٹر غوری صاحب کو..... سب مل کر رہتے ہیں
 سر کار مزے سے کوارٹروں میں۔

کٹ

سین 22 ان ڈور دن

(ستارہ آنکھیں بند کر کے فرش پر نیٹھی ہے۔ اس کے چہرے پر عجیب قسم کا ملکوئی صن
 ہے۔ ٹھانیت ہے۔ سکون ہے۔ ماشر لطیف کھانس کر داخل ہوتا ہے۔)

ستارہ: آئیے۔ آئیے ماشر جی آئیے۔

لطیف: (فاصلے پر بیٹھا ہے اور ہاتھ ملتا ہے) ایک بات عرض کرتی تھی میدم۔

ستارہ: جی ماشر جی۔

لطیف: چھوٹا منہ ہے بڑی بات ہے..... پر..... دیکھیں جی میدم۔ وہ میری توا در بات تھی۔
 ستارہ: آپ بات کریں۔

لطیف: فیروزہ کے جیتے جی تو اور بات تھی..... لیکن اب میدم جی دیکھیں ناں فوزیہ
 باہر نکلنے لگی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ با تم ہوتی ہیں۔

ستارہ: ماشر جی کیا پوچھتے ہیں۔

لطیف: بس میدم جی لوگوں کی عادت ہے..... کرتے ہیں با تم..... ہم پر آپ کے بڑے
 احسانات ہیں۔ بال بال آپ کے احسان تلتے ہے۔ پر دیکھیں ناں اب کب تک یہ

بات چھپی رہ سکتی ہے فوزیہ باہر نکلنے لگی ہے۔ بھی ہے پیٹ کی ہلکی۔ ہم نے تو ساری عمر میڈم جی کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا آپ کے یہاں رہنے کا۔ پر اب لوگ فوزیہ کے رشتے کے لیے آتے ہیں سوال جواب کرتے ہیں آخر

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ماشر جی۔

ستارہ: (کالوں کو ہاتھ لگا کر) میڈم جی پوچھتے ہیں۔ آپ کا میرارشتہ..... (ہاتھ جوڑ کر) میں تو..... یہ جوان کیا ہوئی ہے آفت ہی آگئی ہے..... فیروزہ زندہ ہوتی تو اور بات تھی..... اب لوگ یقین تھوڑی کرتے ہیں منہ بولے رشتؤں پر۔

ستارہ: میں ابھی تک آپ کی بات نہیں سمجھی ماشر جی۔

انٹھتے ہوئے

لطیف: یہ جو رشتے لینے والے ہوتے ہیں میڈم جی انکا دامغ بڑا ملتا ہوتا ہے۔ دیکھیں سب آپ کی اختیار کی بات ہے۔ آپ چاہیں تو دو اُدمی بلاؤ کر نکاح پڑھوایں میرے ساتھ..... لوگوں کی نظر میں جائز بات ہو جائے۔

ماشر جی۔

ماشر: فیروزہ نہ مرتی میڈم جی تو اور بات تھی اب دنیا تو سگی بہن پر اعتراض کرتی ہے۔ میں یہاں سے چلی جاؤں ماشر جی۔

ماشر:

ستارہ: ناں ناں میڈم جی آپ کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں۔ فوزیہ کی زندگی کا سوال ہے۔

ماشر:

ستارہ: آپ کے بھی بڑے احسانات ہیں مجھ پر۔ سولہ سال مجھے پناہ دی ہے ماشر جی۔

ماشر:

نامیڈم جی یہ آپ کا گھر ہے۔ بالکل آپ کی مرضی ہے میں تو فوزیہ کی خاطر کہہ رہا تھا..... مجھے کیا لیتا ہے شادی سے قبر میں ناگلیں ہیں میری۔ آپ کی مرضی ہو تو خیر و رہ آپ کا گھر ہے۔ جم جم جی صدقے رہیں..... ان بدجنت لوگوں کے نزدیک

تو مردا اور عورت کا بس ایک ہی رشتہ ہے بدجنت لوگ۔ درفت (چلا جاتا ہے)

(ستارہ چپ چاپ جیرانی سے ماشر جی کو جاتا دیکھتی ہے پھر انھیں ہے کچھ سوچتی ہے اور کہتی ہے۔ پھر کھونٹی سے سفید چادر انثار کر اوڑھتی ہے۔ کمرے پر آخری نظر ڈالتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے۔)

سین 16 آٹھ ڈور دن

(مزار کے سامنے ایک چھوٹا سا برآمدہ ہے۔ گلری نہ۔ اس کے دونوں طرف ستون ہیں۔ مزار کے سامنے ایک ستون کے ساتھ اباجی بیک لگا کر بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس ہی ان کے ماتھے کا پال پڑا ہے۔ اباجی اس وقت گارب ہے ہیں۔)

اباجی: جب کبھی جلنا ایسے جلناباتی بچے نہ راکھ
راکھ بچے تو جل جائے گی من اُنی کی ساکھ

یہ گیت تکڑوں میں گایا جاتا ہے۔ جس وقت اباجی یہ گاتے ہیں مزار کی طرف سے ملٹکنی آپا جی آتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہار ہیں۔ وہ ایک ہار باپ کے اوپر پھیکتی ہے اور بڑی شان سے برآمدے میں چلتی جاتی ہے۔ کیمرہ اس کے سامنے Track back ہوتا ہے۔ اس کے چہرے پر ایک شان استغنا ہے۔ جمال ہے اس کا ناطہ ایک Psychotic انسان کی طرح دنیا سے کٹ چکا ہے۔ برآمدے کے آخر میں جب وہ پہنچتی ہے تو سکندر ان کیمرہ ہوتا ہے۔ وہ آپا جی کو کراس کر کے برآمدے میں ایک ستون کے ساتھ لگ کر بیٹھے جاتا ہے۔ آپا جی کیمرے سے باہر نکل کر مزار کے صحن میں چلی جاتی ہے۔ کیمرہ سکندر کو Tight میں Treat کرتا ہے۔ سکندر ایک ستون کے ساتھ کمر لگا کر بیٹھتا ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اور پھر کیدم ہاتھ اپنے زانوں کے گرد جماں کر کے اپنا سر گھٹنوں پر رکھتا ہے۔ اس وقت ابا گانابند کرتا ہے۔

ابا: تارا..... تارا بیٹھے کون ہے۔ عاصم..... غمینہ..... کون آیا ہے۔ تارا بیٹے تو بولتی کیوں نہیں تجھے میری آواز نہیں آتی۔

(جس وقت باپ یہ ڈائلگ ہوتا ہے کیمرہ اس پر مرکوز ہے پھر لانگ میں دکھاتے ہیں کہ برآمدے سے آگے صحن میں آپا جی کھڑی ہے مزار کے بڑے دروازے سے ستارہ داخل ہوتی ہے۔ اب کیمرہ لانگ میں شاث کو Treat نہیں کرتا بلکہ ستارہ اور آپا جی پر آتا ہے۔ ستارہ نے ایسے چادر اوڑھ رکھی ہے اس کی صرف آنکھیں باہر ہیں۔ باقی چہرہ ڈھکا ہوا ہے۔ جیسے عام طور پر مزاروں پر عورتیں ماخدا اور آنکھیں ننگی رہنے دیتی ہیں لیکن باقی چہرہ

جادوں میں ڈھکا ہوتا ہے۔ ستارہ غم سے نفعال ہے اور نظریں بھی ہوتی ہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ آپا جی اس کے گلے میں ہار ڈالتی ہے اور بہت آہستہ نعروہ لگاتی ہے۔

آپا: حق اللہ..... اللہ ہو..... باقی رہے نہ کوئی جو.....

نه ستارہ آپا جی کو پہچانتی ہے نہ آپا جی ستارہ کو دونوں ایک دوسرا کو کراس کر جاتی ہیں۔ آپا جی آف کیسرہ چلی جاتی ہیں اب کیسرہ ستارہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ وہ برآمدے میں آتی ہے۔ برآمدے کے شروع میں ستون کے ساتھ گل کر سکندر بیٹھا ہے۔ لیکن اس کا سر بازوں میں ہے۔ ستارہ اپنے گلے سے ہار اتار کر اس کے سر پر ڈالتی ہے۔ اور آگے بڑھتی ہے۔ جب وہ دو قدم آگے بڑھ جاتی ہے تو سکندر اسے پشت کی طرف سے دیکھتا ہے۔ اور دیکھتا چلا جاتا ہے۔ اب کیسرہ سکندر کو چھوڑ کر ستارہ کو Follow کرتا ہے۔ وہ برآمدے کے آخر میں پہنچتی ہے اور باپ سے دو قدم کے فاصلے پر بیٹھتی ہے۔ اس وقت وہ جادو کے نقاب سے ہاتھ چھوڑتی ہے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے۔

ابا: تارا۔ تارا بیٹی۔۔۔ بیٹی سر اور محبت دونوں جڑوں پکے ہیں۔ دونوں اندھے ہیں۔ اندر کی آنکھ سے دیکھتے ہیں دونوں۔ میرے ساتھ آواز ملا کر گائیٹی۔۔۔ محبت کے ساتھ اندر کی آنکھ کھول کر.....

(کیدم ستارہ پلٹ کر باپ کو دیکھتی ہے۔ غم سے اس کا لکھجہ پھٹ جاتا ہے۔ وہ باپ سے پشت جاتی ہے۔)

ستارہ: ابا جی۔ ابا جی۔۔۔ مجھے پتہ تھا آپ مجھے لینے آئیں گے۔ مجھے پتہ تھا۔۔۔ میں جانتی تھی۔

اس وقت کیسرہ دونوں کو فرنٹ میں رکھ کر پیچھے سکندر کو include کرتا ہے۔ سکندر اس وقت کھڑا ہے۔ اور سر سے رومال باندھا رہا ہے۔ ستارہ جس وقت باپ سے پشتی ہے اسے سکندر نظر آتا ہے۔ وہ باپ کو چھوڑ کر سکندر کی طرف بڑھتی ہے۔ اب پھر وہ نقاب کی طرح جادو سے چھوڑنا پڑتی ہے۔ اور آہستہ سکندر کی طرف بڑھتی ہے۔) تارا۔۔۔ تارا بیٹی۔۔۔ یا میرے اللہ یہ بھی خوب ہے؟ ہمیشہ کی طرح۔ صرف باپ:

خواب۔

(سکندر کھڑے ہو کر عینک اتارتا ہے اپنی آنکھیں ملتا ہے۔ پھر ستون کے ساتھ سر لگا کر
مکمل دکھ کی تصویر بنا کھڑا ہے۔ ستارہ اس کے پاس آگر کرتی ہے۔ ستارہ کا پھرہ نقاب میں
ہے اور سکندر اس کو مانی جی سمجھتا ہے۔)

سکندر: مائی جی..... میں آپ کی بڑی شہرت سن کر آیا ہوں..... میں نے سنا ہے آپ کے
منہ سے جو بات لٹکتی ہے پوری ہو جاتی ہے۔ میں بڑی آس لے کر آیا ہوں۔
میری زندگی میں بظاہر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ میرے پاس سب کچھ ہے۔
دولت..... شہرت یوں..... لیکن مائی جی..... دولت کا میرے لیے کوئی مصرف
نہیں..... شہرت میرے پاؤں تلے سے کھک رہی ہے..... اور یوں..... اس کے
پاس بچہ نہیں ہے..... کہ وہ..... مجھ سے کوئی رشتہ قائم کر سکے۔
(ستارہ اس کی طرف پیچھے کرتی ہے۔ فاصلے سے آواز آتی ہے۔)

آپا: حق اللہ..... اللہ ہو..... باقی رہے نہ کوئی جو.....

سکندر: آپ پاک لوگ ہیں۔ پہنچے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ کی دعا مستجاب ہے۔ میرے لیے
گھر اور باہر دونوں یکساں دوزخ ہیں مائی جی..... شاید بچہ ہو۔ تو میرے گھر میں
سکون آجائے..... شاید اگر میں لوگوں کی تعریف سے آزاد ہو جاؤں ان کی
تعریف کے سہارے سے مجھے آزاد کر دیجئے مائی جی۔

(بہت آہتہ)

ستارہ: وہی سکون دیتا ہے سب کو..... وہیں سے سب کو سکون مل سکتا ہے۔ ہم تمہیں کیا
دے سکتے ہیں۔ (آہتہ) سکندر۔

(سکندر اس کی چادر کا بوسہ دیتا ہے۔ ستارہ اس طرح کھڑی ہے کہ اس کی پشت سکندر کی
طرف ہے۔ وہ باپ کی طرف چلتی ہے۔ ستارہ کو سکندر جاتے دیکھتا ہے۔ پھر برآمدے
سے باہر نکل جاتا ہے۔ ستارہ باپ کے پاس پہنچ کر واپس دیکھتی ہے۔ سکندر مزار سے باہر
کی طرف لوٹ رہا ہے۔ اس پر باپ کی آواز سوپر اپیزوڈ ہوتی ہے۔)

باپ: میرا تو خیال تھا تارا..... اب اگر ہم ملے تو کبھی نہیں پچھڑیں گے..... تو خواب ہے

کہ حقیقت بول تارا..... بول بیٹھے۔

(اب ستارہ باپ کے پاس بھی ہوئی بیٹھی ہے۔ باپ ہاتھ سے زمین کو ٹوٹ رہا ہے۔)
میں آگئی ہوں ابا۔

ستارہ: میں آگئی ہوں ابا۔
بادشاہ کے لیے بیٹھے۔
بادشاہ کے لیے ابا۔

بادشاہ: آواز اٹھا بیٹھے۔ شکریے کے ساتھ محبت کے ساتھ۔ ہم لوگ تو..... اور کسی طرح
اپنے رب کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے تارا..... گا میرے ساتھ تارا گاتی رہ..... بادشاہ
اس کی حمد کرتی رہ۔

(کاتا ہے)

بادشاہ: جب کبھی گانگا تے ہی رہنا کھینچتے رہنا تا ان۔
ستارہ: جب کبھی گانگا تے ہی رہنا کھینچتے رہنا تا ان۔

بادشاہ: اس اک تا ان کی آس پر جس میں کھینچ جائے گی جان۔

ستارہ: اس اک تا ان کی آس میں جس (دونوں مل کر گاتے ہیں۔ باپ مر جاتا ہے۔
اس کا سرستون سے ڈھلک کر ستارہ کے کندھے پر پڑتا ہے۔ ستارہ باپ کا چہرہ
دیکھتی ہے۔ غم سے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے اور آنکھیں بند کرتی ہے۔ پھر پیارے
باپ کے کندھے کے گرد بازو حمالیں کرتی ہے اور گاتی ہے۔)

ستارہ: جب کبھی جانا ایسے جانا باتی رہے نہ راکھ
راکھ بچے تو گر جائے گی من اگئی کی ساکھ

Tight close میں ستارہ اور ابا کا چہرہ رہتا ہے۔ اس پر ٹیک آتے ہیں۔